روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 24 جولائی 2007ء 8 رجب 1428 ہجری 24 وفا 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 166

استقبالیہ کلمات

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ بحرین سے وفد عبدالقیس رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے استقبال کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ قوم یا یہ وفد خوشی خوشی آئے۔ یہ نہ کبھی رسوا ہوں اور نہ کبھی پریشان ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب العلم باب تحریض النبیؐ حدیث نمبر:85)

کارکنان جلسہ سالانہ برطانیہ کی ذمہ داریوں اور مہمان نوازی کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے کا حسین تذکرہ

جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے

ہر کارکن قربانی کے جذبہ کے ساتھ اس طرح مہمان کا خیال رکھے کہ اس کی مہمان نوازی کا حق ادا ہو جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جولائی 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 جولائی 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے کارکنان کی ذمہ داریوں اور جلسہ پر آنے والے احباب کی مہمان نوازی کے متعلق سنت واحادیث سے واقعات کی روشنی میں توجہ دلائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگلے جمعہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ گزشتہ قریباً چوبیس سال سے جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے یہاں ہجرت فرمائی جلسہ سالانہ یوکے بین الاقوامی جلسے کی صورت اختیار کر گیا ہے اور جب تک خلافت کا یہاں قیام ہے اس جلسے کی بین الاقوامی حیثیت قائم رہے گی۔ میں خود بھی دعا کرتا ہوں اور احباب جماعت سے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان میں بھی جلسے کے انعقاد کے سامان پیدا فرمائے جس سے ان کی یہ محرومیاں دور ہوں۔

حضور انور نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے کارکنان کو مہمان نوازی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ مہمان نوازی ایک ایسا وصف ہے جس کا خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی ذکر فرمایا ہے مہمان نوازی یہی ہے کہ اپنے عمل سے کسی قسم کا ایسا اظہار نہ ہو کہ مہمان آ گیا تو کیا مصیبت پڑ گئی ہے بلکہ مہمان کو پتہ بھی نہ چلے اور اس کی خاطر مدارات کا سامان تیار ہو جائے۔ جو بہترین کھانا میسر ہو، جو بہترین رہائش کا انتظام مہیا ہو سکتا ہے وہ مہمان کو پیش کر دیا جائے۔ آنحضرتؐ اپنے مہمانوں کی دودھ کھجوروں، گوشت یا کسی اچھے کھانے سے تواضع فرمایا کرتے تھے۔ تو اصل دینی خلق جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہ خوش دلی سے مہمان نوازی کرنا ہے۔

حضور انور نے سنت واحادیث کی روشنی میں مہمان نوازی اور مہمانوں کے ساتھ حسن سلوک کی چند مثالیں بیان فرمائیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے، وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔ آنحضرتؐ کی مہمان نوازی کی شفقت سے فیض اٹھانے والے کئی کئی دن بلکہ مہینوں آپ کی مہمان نوازی سے فیض اٹھاتے تھے لیکن کوئی تکلف نہیں ہوتا تھا بلکہ جو کچھ بھی میسر ہوتا آپؐ مہمانوں کو پیش فرما دیتے تھے اور اپنے ساتھ کھانے میں شامل کر لیتے۔ حضور انور نے اس انصاری کی مہمان نوازی کی روایت بیان فرمائی جس نے رات کے اندھیرے میں اپنے مہمان کی مہمان نوازی کی اور خود میاں بیوی اور بچے بھوکے رہے۔ فرمایا دیکھیں اللہ تعالیٰ کی نظر میں مہمان نوازی کی کتنی اہمیت ہے کہ اس انصاری کی منفرد قسم کی مہمان نوازی سے خدا عرش پر خوش ہو رہا تھا اور اس کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو بھی دی۔ آنحضرتؐ نے ایک موقع پر فرمایا کہ تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے۔ پس مہمانوں کے حق کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور جو مہمان حضرت مسیح موعود کے بلانے پر روحانی مائدہ حاصل کرنے کیلئے آ رہے ہوں، اس سے فیض یاب ہونے کیلئے ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ اگر اپنے اوپر بوجھ ڈال کر بھی حضرت مسیح موعود کی دعاؤں سے فیض یاب ہوا جا سکتا ہے جو آپ نے جلسے پر آنے والوں کیلئے کیں تو ہونا چاہئے۔ یہ مہمان اللہ تعالیٰ کی خاطر آنے والے مہمان ہیں، ان کی مہمان نوازی پر یقیناً اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوگا۔ پس کارکنان جلسہ کو خوش ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ثواب کا موقع عطا فرمایا اور یہ ان کے لئے بہترین موقع ہے جس سے انہیں فائدہ اٹھانا چاہئے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے مہمان نوازی اور ان سے حسن سلوک کے چند ایمان افروز واقعات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کے اپنے مہمانوں کے ساتھ بہت عزت اور احترام سے پیش آنے کے واقعات سنائے۔ اور فرمایا کہ ہر کارکن کو اس سوچ کے ساتھ ہر مہمان کا خیال کرنا چاہئے کہ اس کی مہمان نوازی کا حق ادا ہو جائے۔ پس یہ چند نمونے اور واقعات صرف اس لئے بیان کئے کہ ہم ان نمونوں کو ہمیشہ زندہ رکھنے اور قائم کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

حضور انور نے کارکنان جلسہ سے فرمایا کہ اعلیٰ اخلاق دکھاتے اور ان سے حسن سلوک کرتے ہوئے ان کا خیال رکھیں۔ صبر اور حوصلے سے ان کی باتیں برداشت کریں اور پھر سب سے اہم چیز دعا ہے اس کی طرف بھی توجہ رہے کیونکہ دعا کے بغیر تو ہمارا کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ کارکنان دعاؤں کے ساتھ ساتھ نمازوں کی پابندی کی طرف بھی توجہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو خوش اسلوبی سے اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ موسم کے حوالے سے بھی دعا کریں کہ موسم ٹھیک رہے اور بارشیں ہمارے کسی کام میں روک نہ بنیں۔ حضور انور نے آخر پر پاکستان کے حالات کے پیش نظر دعا کی تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک پر رحم فرمائے اور ہر لحاظ سے ملک کو محفوظ رکھے۔ آمین

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حضور انور کے خطابات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ برطانیہ 2007 کے موقع پر درج ذیل پروگرام کے مطابق خطبہ جمعہ اور خطابات ارشاد فرمائیں گے جو احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست نشر کئے جائیں گے۔

مورخہ 27 جولائی 2007ء

☆ خطبہ جمعہ 5:00 بجے سہ پہر
☆ افتتاحی خطاب 8:30 بجے رات

مورخہ 28 جولائی 2007ء

☆ خواتین سے خطاب 5:00 بجے سہ پہر
☆ دوسرے دن کا خطاب 8:00 بجے رات

مورخہ 29 جولائی 2007ء

☆ عالمی بیعت 5:10 بجے سہ پہر
☆ اختتامی خطاب 8:00 بجے رات

احباب جماعت جلسہ سالانہ کے پروگرامز سے بھرپور استفادہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک کریں۔

تصاویر درکار ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خدا کی راہ میں جان کی قربانی کرنے والے افراد کے بارے میں جو خطبات ارشاد فرمائے تھے ان کو کتابی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے اس لئے قربانی کرنے والے احباب کی تصاویر درکار ہیں۔ ان کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ ان کی تصاویر دفتر طاہر فاؤنڈیشن میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

پوسٹل ایڈریس
طاہر فاؤنڈیشن ربوہ دفاتر پرائیویٹ سیکرٹری
فون نمبر:047-6213238
E-mail:secretary@tahirfoundation.org
info@tahirfoundation.org
(سیکرٹری طاہر فاؤنڈیشن)

41 واں جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ 2007ء

29,28,27 جولائی بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے LIVE پروگرامز

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا 41 واں جلسہ سالانہ مورخہ 27، 28، 29 جولائی 2007ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار منعقد ہورہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بابرکت موقع پر خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ اس جلسہ کے تمام پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔ احباب جماعت اس روحانی جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

جمعۃ المبارک 27 جولائی 2007ء

5:00 بجے سہ پہر	**خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ**
8:25 بجے رات	**پرچم کشائی**
8:30 بجے رات	تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم
	افتتاحی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

ہفتہ 28 جولائی 2007ء

2:00 بجے دوپہر	تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم
2:20 بجے دوپہر	تقریر اردو "بنگلہ دیش میں احمدیت کی ترقی"
	(مکرم مولانا عبدالاول خان صاحب مشنری انچارج بنگلہ دیش)
2:50 بجے دوپہر	تقریر (انگریزی) "حضرت مسیح موعود کا تعلق باللہ"
	(مکرم بلال ایٹکنسن صاحب ریجنل امیر نارتھ ریجن یو۔کے)
3:30 بجے دوپہر	تقریر اردو "قیام نماز"
	(مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل)
4:00 بجے سہ پہر	**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خواتین سے خطاب**
7:30 بجے شام	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
8:00 بجے رات	تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم
	حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دوسرے روز کا خطاب

اتوار 29 جولائی 2007ء

2:00 بجے دوپہر	تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم
2:20 بجے دوپہر	تقریر (انگریزی) "آخری زمانہ کے متعلق آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیاں"
	(مکرم ابراہیم نونن صاحب مشنری انچارج آئرلینڈ)
2:50 بجے دوپہر	نظم
3:00 بجے دوپہر	تقریر اردو "احمدیت کے حق میں خدائی تائیدات"
	(مکرم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد قادیان)
3:30 بجے سہ پہر	نظم
3:40 بجے سہ پہر	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
4:10 بجے سہ پہر	تقریر انگریزی "امت کے مسائل کا حل"
	(مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ انگلستان)
5:10 بجے سہ پہر	**عالمی بیعت**
7:30 بجے رات	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
8:00 بجے رات	تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم
	اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل قرآن ناظرہ

مکرم سلطان احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت تحریر کرتے ہیں۔

میرے نواسے عزیزم نوفل احمد ابن مکرم احمد بشیر صاحب گرین ٹاؤن کراچی نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ ختم کرلیا ہے۔ عزیزم کو قرآن کریم اس کی والدہ مکرمہ راحلیہ شاہد صاحبہ نے پڑھایا ہے۔ عزیزم نوفل احمد والد اور والدہ دونوں طرف سے حضرت میاں محمد دین صاحب آف مانگٹ اونچا رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم بچے کو قرآنی زیور سے آراستہ اور اس کے نور سے منور کرے۔ آمین

ولادت

مکرم عبدالحلیم شاہد صاحب مربی ضلع کوئٹہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو دو بیٹیوں اور ایک بیٹے کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت عبدالباسط نام عطا فرمایا ہے نومولود وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ بچہ مکرم مولانا عبدالمنان شاہد صاحب مربی سلسلہ مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے نیک و صالح خادم دین اور قرۃ العین ہونے اور لمبی و بابرکت عمر پانے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم نذیر احمد صاحب خادم نائب امیر ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

مکرم نوید احمد صاحب شہزاد ابن مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب چٹھہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر 184/7-R ضلع بہاولنگر کے نکاح کا اعلان مکرمہ امۃ الحی خان صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد افتخار خان صاحب ساکن من ہائیم جرمنی کے ساتھ بعوض آٹھ ہزار یورو حق مہر پر محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بعد نماز مغرب بیت مبارک ربوہ میں کیا۔ مکرم نوید احمد شہزاد صاحب محترم چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب چٹھہ سابق صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 184/7-R کے پوتے اور مکرمہ امۃ الحی خان صاحبہ محترم چوہدری محمد افضل ساہی صاحب کی پوتی ہیں۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

چندوں میں اضافہ کریں

حضرت مصلح موعود بانی تحریک جدید خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 1942ء میں فرماتے ہیں کہ

"جن دوستوں نے اپنی طاقت سے کم قربانی کی ہے اس کے پاس ایک دفعہ پھر جائیں اور ان کے سامنے ان کی آمد اور ان کی قربانی کا نقشہ پیش کرکے کوشش کریں کہ وہ پھر اپنے وعدوں پر غور کریں اور اپنے چندوں میں اضافہ کریں۔ اسی طرح ہماری جماعت کے سینکڑوں افراد ایسے ہیں جو براہ راست چندہ بھجواتے ہیں ان کو بھی میں نصیحت کرتا ہوں کہ جن افراد نے اپنی حیثیت کے مطابق قربانی نہیں کی یا کچھ چندہ تو دے دیا ہے مگر وہ کسی صورت میں ان کی قربانی نہیں کہلا سکتا وہ بھی اپنے وعدوں پر نظر ثانی کریں اور مطالبہ کے مطابق قربانی کریں۔"

(الفضل 14 جنوری 1942ء)

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید)

سانحہ ارتحال

مکرم رانا مبارک احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم کرنل (ر) شیخ محمد شریف صاحب عمر 84 سال ابن مکرم شیخ محمد لطیف صاحب مرحوم کراچی جو کہ پرنٹر و پبلشر پندرہ روزہ المصلح کراچی تھے مورخہ 30 جون 2007ء کو ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ آپ کا جنازہ مکرم مقصود احمد منیب صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ یکم جولائی 2007ء کو بعد نماز عصر بیت الرحیم گلشن اقبال میں پڑھایا اور کراچی میں ہی باغ احمد قبرستان میں تدفین ہوئی اور محترم مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم حضرت شیخ عبدالحق صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود کے سگے بھانجے تھے۔ مرحوم کی اہلیہ 1990ء میں انتقال کرگئی تھیں اولاد میں ایک بیٹے مکرم ندیم احمد صاحب عین جوانی میں 38 سال کی عمر میں ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے 1996ء میں وفات پاگئے تھے باقی اولاد میں مکرم میجر (ر) شاہد احمد صاحب، مکرم کرنل (ر) راشد احمد صاحب کراچی، مکرم شیخ عاصم احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ایک بیٹی آنسہ شیریں صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ مامون احمد صاحب سیکرٹری جائیداد حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

خطبہ جمعہ

اپنے عزیزوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں، مسکینوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ کریں

جو لوگ خوشحال ہیں یا نسبتاً زیادہ بہتر حالت میں ہیں ان کو اپنے عزیزوں کا جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں خیال رکھنا چاہئے

جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے کشائش حاصل کر چکے ہیں اپنے عزیزوں کو، ایسے عزیزوں کو جو زیرِ نگیں نہیں بلکہ قرابت دار ہیں، جو غریب ملکوں میں رہتے ہیں اور جن کی مالی کشائش نہیں ان کو بھی وقتاً فوقتاً تحفے بھیجتے رہا کریں

خداتعالیٰ نے سُود کی بڑی شدت سے مناہی کی ہے کیونکہ یہ غریب کو ہمیشہ کے لئے غربت کی دلدل میں دھنساتا چلا جاتا ہے۔سُود کی وجہ سے معاشرے کا امن برباد ہو رہا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (فرمودہ مورخہ 8رجون 2007ء (8راحسان 1386 ہجری شمسی) بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے والدین سے لے کر معاشرے کے مختلف طبقات سے حسن سلوک کے بارے میں قرآنی تعلیم کا ذکر کیا تھا کیونکہ یہ حُسنِ سلوک معاشرے میں صلح سلامتی اور امن کا ماحول پیدا کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ معاشی اور اقتصادی حالات جو ہیں ان کا بھی معاشرے کے امن وسلامتی سے بڑا تعلق ہے، اس حوالے سے آج چند باتیں کروں گا۔

کسی بھی معاشرے میں نسبتی لحاظ سے بھی اور واضح فرق کے لحاظ سے بھی امیر لوگ ہوتے ہیں اور غریب بھی ہوتے ہیں۔ضرورت مند بھی ہوتے ہیں اور دوسروں کی ضرورتیں پوری کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔بعض مالی کشائش ہونے کے باوجود طبیعتوں کے بخل کی وجہ سے نہ دینی ضرورتوں پر خرچ کرتے ہیں اور نہ ہی ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے پر یہاں تک کہ اپنے قریبی عزیزوں سے حُسنِ سلوک سے بھی بالکل بے پرواہ ہوتے ہیں۔کبھی خیال نہیں آتا کہ ان کی مالی ضرورت کا جائزہ لے کر اس مال میں سے جو خداتعالیٰ نے انہیں دیا ہے ان پر بھی کچھ خرچ کر سکیں۔نتیجۃً بعض اوقات پھر رشتوں میں ایسی دراڑیں پڑنی شروع ہوتی ہیں اور بڑھتے بڑھتے اس حد تک چلی جاتی ہیں کہ رشتوں کا احساس ہی ختم ہو جاتا ہے۔بعض دفعہ غریب رشتہ داروں کو تکلیف میں جب ضرورت ہوتی ہے اور جب ان کی ضرورتیں پوری نہیں ہوتیں، ان کے قریبی عزیز ضرورتیں پوری نہیں کرتے تو یہ باتیں اس حد تک بڑھ جاتی ہیں کہ پھر نفرتیں پنپنے لگتی ہیں۔گو ایک مومن کا شیوہ نہیں کہ کسی دوسرے کی آسودگی اس کے دل میں حسد اور نفرت کے جذبات پیدا کرے۔ہر اس شخص کو جو (۔) ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اپنے آپ کو ایسے جذبات سے پاک رکھنا چاہئے اور یہی ایک مومن کی شان ہے۔اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اِلّا ماشاء اللہ جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کی برکت سے اس قسم کے خیالات رکھنے والے اور دوسروں کی دولت پر نظر رکھنے والے نہیں ہیں، یا جیسا کہ مَیں نے کہا بہت کم ہوں گے، اِکّا دُکّا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا غریب طبقہ، جو کم وسائل والا طبقہ ہے وہ دوسرے کے پیسوں کو دیکھنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنتے ہوئے، اپنی طاقت سے بڑھ کر خداتعالیٰ کی راہ میں مالی قربانیاں کرنے والا ہے۔ اور اگر گہرائی میں جا کر جائزہ لیا جائے تو مالی لحاظ سے کمزور احمدی کا معیارِ قربانی یعنی اس کی آمد کی نسبت سے قربانی کا جو اس کا معیار ہے وہ اپنے آسودہ حال بھائیوں سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ بہرحال جو لوگ خوشحال ہیں، یا نسبتاً زیادہ بہتر حالت میں ہیں، ان کو اپنے ان عزیزوں کا جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں، خیال رکھنا چاہئے کیونکہ آپس میں محبت پیار بڑھانے کا یہ بہت بڑا ذریعہ ہے۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ بندے سے جب سَلام کا لفظ منسوب ہو تو اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ایسا شخص جس کے اخلاق، خواہشات اور غضب کے تابع نہ ہوں۔ایک احمدی کا معیار تو یہی ہے کہ اس میں صرف اپنی خواہشات نہ ہوں بلکہ وہ اپنے بھائیوں کی خواہشات کا بھی احترام کرنے والا ہو۔اپنی بہنوں کی خواہشات کا احترام کرنے والا بھی ہو۔اپنے عزیزوں رشتہ داروں کی خواہشات کا احترام کرنے والا بھی ہو۔غریبوں اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والا بھی ہو۔غصے کی وجہ سے یا کسی ناراضگی کی وجہ سے اگر کوئی ضرورت مند ہے تو کسی بھی وقت اس کو اپنی مدد سے محروم نہ کرے، اس کی مدد سے ہاتھ نہ کھینچے۔اس بارے میں خداتعالیٰ کا واضح ارشاد ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بعض لوگوں نے الزام لگایا اور یہ لمبا واقعہ ہے بہرحال جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس الزام کی بریت ہوگئی تو اس وقت الزام لگانے والوں میں ایک ایسا شخص تھا جو ویسے تو نیک تھے، پتہ نہیں کیوں منافقین کی باتوں میں آ گئے۔ بہرحال وہ ایسے بھی تھے جن کی ضرورت کی وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدد کیا کرتے تھے۔جب حضرت عائشہؓ کی بریت ہوگئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ عہد کیا، قسم کھائی کہ مَیں اب ساری عمر کبھی اس کی مدد نہیں کروں گا۔تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ (۔) (النور:23) اور تم میں سے صاحبِ فضیلت اور صاحبِ توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔پس چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس یہ مومنین کے لئے ہمیشہ قائم رہنے والا حکم ہے۔باوجود اس کے کہ یہ الزام حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی پر لگا تھا۔باوجود اس کے کہ الزام حضرت ابوبکر صدیقؓ کی محبوب ترین ہستی کی بیوی پر لگا تھا جس سے آپ ﷺ کو بہت صدمہ تھا۔باوجود اس کے کہ یہ الزام نہ صرف ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبوب ہستی پر تھا بلکہ خود خداتعالیٰ کے پیارے پر یہ الزام تھا جس کی وجہ سے آپؐ انتہائی پریشانی میں مبتلا تھے۔اللہ تعالیٰ کا وہ پیارا جس کی خاطر خداتعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا کیا لیکن

اس کے باوجود پھر بھی اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ان لوگوں کو معاف کر دیا بلکہ حکم دیا کہ اے صاحب فضیلت شخص جو نبی کو سب سے زیادہ پیار کرنے والا اور اس کے گہرے دوستوں میں سے ہے اور وہ تمام لوگ جو اس زمرے میں آتے ہیں، جو بھی حالات ہوں درگزر کرتے ہوئے اس مدد کو جاری رکھو جو کسی کی کر رہے ہو۔ کسی بھی قسم کی غصّے کی حالت اور تکلیف تمہیں اس مدد سے نہ روکے۔ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا ہے، ان کو بھی بخشنے والا ہے تم کو بھی بخشے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے پیاروں سے صرف اور صرف دوسروں کے لئے سلامتی کی توقعات ہیں۔ پس اس مقام کو کبھی نہ ضائع ہونے دو۔ جب ان حالات میں ایک دوسرے کی مدد سے ہاتھ نہ کھینچنے کا حکم ہے تو عام حالات میں تو بہت زیادہ اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ عام حالات میں تو صلح اور سلامتی کو پھیلانے کے لئے، بہت زیادہ ایک دوسرے کی معاشی ضروریات کا خیال رکھنے کا حکم ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس پیار کے اظہار کے لئے، اس لئے کہ اب معاشرے کی سلامتی ایک دوسرے کی خاطر ہر قسم کی قربانی سے وابستہ ہے، انصار مدینہ نے مہاجرین کے لئے مالی قربانی کے بھی اعلیٰ ترین نمونے دکھائے۔ وہ جانتے تھے کہ وہ انصار اور مہاجر نہیں بلکہ مسلمان، مسلمان کا رشتہ قائم ہوا ہے۔ اب صلح اور سلامتی کی نئی روایتیں قائم ہونے جا رہی ہیں۔ نبی ﷺ نے جو ہمارے درمیان مؤاخات قائم کر دی ہے یہ کوئی دنیاوی بھائی بندی نہیں ہے۔ اس نبی ﷺ کی پیروی میں یہ وہ مؤاخات ہے جس سے اب دنیا کی سلامتی وابستہ ہے۔ پس ایک دنیا نے دیکھا کہ سلامتی کے جذبے سے پُر مواخات نے دنیا میں کیا کیا انقلابات پیدا کئے۔

پس اپنے عزیزوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ کریں۔ مسکینوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ کریں۔ یہاں ان مغربی ممالک میں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے کشائش حاصل کر چکے ہیں اپنے عزیزوں کو، ایسے عزیز جو زیر نگیں نہیں بلکہ قرابت داری ہے، جو غریب ملکوں میں رہتے ہیں اور جن کی مالی کشائش نہیں، ان کو بھی وقتاً فوقتاً تحفے بھیجتے رہا کریں۔

پاکستان میں بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی میرے علم میں بعض ایسے خاندان ہیں جو اپنی بہتر تعلیم کی وجہ سے یا بہتر کاروبار کی وجہ سے آسودہ حال ہیں اُن کو بھی اپنے اپنے ملکوں میں اپنے ضرورتمند بھائیوں کا خیال رکھنا چاہئے اور یہ خیال ایسا ہو کہ اس میں احسان جتانا نہ ہو بلکہ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی کا نظارہ پیش کر رہا ہو، دل کی گہرائیوں سے خدمت ہو رہی ہو۔ اس حکم کے تابع یہ مدد ہو رہی ہو کہ دایاں ہاتھ اگر دے رہا ہے تو بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ یہ طریق ہے جس سے دوسرے کی عزت نفس بھی قائم رہتی ہے۔ یہ طریق ہے جس سے معاشرے میں سلامتی پھیلتی ہے اور یہ طریق ہے جس سے ایک دوسرے کے لئے دعاؤں سے پُر معاشرہ بھی قائم ہوتا ہے۔ آجکل پاکستان میں بھی مہنگائی بہت ہے، دنیا میں عمومی طور پر مہنگائی بڑھ گئی ہے اور سنا ہے کہ بعض سفید پوش جو ہیں ان کو سفید پوشی کا بھرم قائم رکھنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ لیکن احمدی کی تو بہرحال یہ کوشش ہونی چاہئے کہ یہ جو بھرم ہے ہمیشہ قائم رہے، کسی کے آگے وہ ہاتھ پھیلانے والا نہ ہو۔ لیکن جو عزیز رشتہ دار بہتر حالات میں ہیں ان کو چاہئے کہ ایسے طریق پر کہ جس سے کسی قسم کا احساس نہ ہو ان کی مدد کی جائے۔

کچھ سال ہوئے مجھے کسی نے ایک خاتون کا واقعہ بتایا۔ ان کے عزیز جو باہر تھے کچھ مدد کیا کرتے تھے اور اچھا گزارا اُس سے ہو جایا کرتا تھا۔ کچھ عرصہ اس عزیز کے حالات کی وجہ سے یا کسی وجہ سے کوئی مدد نہیں آئی اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فاقے ہونے لگے، بہت مشکل سے گزارا ہونے لگا۔ ایک وقت کی ہی روٹی کھائی جاتی تھی۔ وہ خاتون کہتی ہیں کہ ایک دن مَیں جا رہی تھی تو راستے میں مجھے آٹھ آنے یا ایک روپیہ گرا ہوا نظر آیا تو اس کو اٹھانے لگی۔ پھر خیال آیا کہ بس ذرا سے ابتلاء سے، امتحان سے گھبرا گئی، اللہ پر توکل چھوڑ دیا۔ اس روپے پر تمہاری نظر ہو گئی۔ پتہ نہیں کس کا ہے، کون آ کر اٹھالے، یہ تو چوری ہے۔ بہرحال ان کے جو بھی احساس وجذبات تھے انہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور حالات ایسے تھے کہ بچے بھی بیچارے بڑی مشکل سے گزارا کر رہے تھے۔ ان کو بھی سمجھاتی رہیں کہ حالات اوپر نیچے ہوتے رہتے ہیں صبر کرنا چاہئے اور جو بھی حالات ہوں اگر غربت کے حالات ہوں تو ان میں اور زیادہ خدا کی طرف جھکنے والا بننا چاہئے۔ بہرحال کہتی ہیں کہ جب مَیں اس کے بعد گھر آئی تو کوئی صاحب آئے ہوئے تھے جو ان کو مدد بھیجا کرتے تھے۔ انہوں نے لفافہ دیا اس میں پہلے سے کئی گنا زیادہ رقم تھی۔ تو بعض لوگوں کے حالات ایسے بھی ہوتے ہیں۔ اگر کچھ عرصہ اور وہی رقم نہ آتی تو ہو سکتا تھا کہ اس کے بچوں میں کسی قسم کے ایسے خیالات پیدا ہو جاتے جس سے معاشرے سے نفرتیں پیدا ہوتیں، اللہ تعالیٰ پر بدظنی پیدا ہوتی اور اسی طرح کے واقعات ہوتے ہیں جس سے پھر گھروں کی سلامتی بھی اٹھ رہی ہوتی ہے۔ تو ہمیشہ ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیئے ہیں سارے بڑے پُرحکمت احکامات ہیں۔

بہرحال یہ بات ہو رہی تھی کہ معاشی حالات بھی سلامتی میں کردار ادا کرتے ہیں۔ اس بارے میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے کہ (۔) (الذاریت:20) اور ان کے اموال میں سوال کرنے والوں اور بے سوال ضرورتمندوں کے لئے ایک حق تھا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (الروم:39)

پھر آگے فرماتا ہے (۔) (الروم:40)

اس کا ترجمہ ہے کہ پس اپنے قریبی کو اس کا حق دو نیز مسکین کو اور مسافر کو۔ یہ بات ان لوگوں کے لئے اچھی ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اور اگلی آیت میں ہے کہ جو تم سود کے طور پر دیتے ہو تاکہ لوگوں کے اموال میں مل کر وہ بڑھنے لگے تو اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا اور اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تم جو کچھ زکوٰۃ دیتے ہو تو یہی ہیں وہ لوگ جو اسے بڑھانے والے ہیں۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ توجہ دلائی ہے کہ اپنے قریبیوں کو، ضرورت مندوں اور مسکینوں کو، مسافروں کو ان کا حق دو۔ اور حق کیا ہے؟ ان کا حق یہ ہے کہ ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے جو لوگ بہتر حالت میں ہیں، جن کی مالی حالت بہتر ہے، جو مالی کشائش رکھتے ہیں وہ اپنے غریب بھائیوں کے لئے خرچ کریں۔ وہ اس طبقے کے لئے خرچ کریں جن میں قریبی بھی ہیں، ضرورت مند بھی ہیں، مسکین بھی ہیں، مسافر بھی ہیں۔ کیونکہ اگر معاشرے کے ہر طبقے کا خیال نہیں رکھتے، اپنے بھائیوں کو معاشرے میں ٹھوکریں کھانے کے لئے چھوڑ دیتے ہو تو یہ چیز ایسے کمزور طبقے کو پھر جرائم پر مجبور کرے گی۔ اپنی اور اپنی بیوی بچوں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے وہ بعض ایسے کام کرنے پر مجبور ہوں گے جس سے معاشرے کا امن برباد ہوگا۔ غریب اور ضرورت مند طبقہ اپنی ضروریات پوری نہ ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ اپنے سے بہتر کے لئے، امیروں کے لئے، دلوں میں بغض اور کینے پال رہا ہوتا ہے۔ اور ان کی سوچ سے فائدہ اٹھا کر پھر جو مفاد پرست ہیں اُن کو معاشرے میں فساد کے لئے اپنے ساتھ ملاتے ہیں۔ آپ دیکھ لیں کہ عموماً ایسے لوگ ہی ہوتے ہیں جو کم از کم غریب ممالک میں یا کم ترقی یافتہ ممالک میں فساد پیدا کرنے کے لئے ایسے لوگوں کے ساتھ سڑکوں پر نکلتے ہیں جن کے مالی حالات اچھے نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ امراء کے خلاف بھی آوازیں اٹھاتے ہیں۔ اپنے ملکوں کے جو بہتر کشائش رکھنے والا طبقہ ہے اس کے خلاف بھی آواز اٹھاتے ہیں اور حکومت کے خلاف بھی آواز اٹھاتے ہیں۔ ہڑتالیں بھی ہوتی ہیں، قانون شکنیاں بھی ہوتی ہیں اور ملک میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔ تاریخ ہمیں یہ فساد دکھاتی رہی ہے اور آج بھی ہم کئی ملکوں میں یہ حالت دیکھ رہے ہیں۔ تو فسادوں کے عوامل میں سے ایک بہت بڑی وجہ یہ معاشی بدحالی بھی ہے اور پھر یہ بات یہیں نہیں رکتی بلکہ ایسا طبقہ پھر خدا سے بھی دور ہٹتا چلا جاتا ہے۔ اس طرح جو طبقہ اپنے پیسے کو صرف اپنے تک محدود رکھتا ہے، غریبوں کا حق ادا نہیں کرتا، وہ بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے دور ہٹتا چلا جاتا ہے۔ (۔) کا دعویٰ تو کامل اور مکمل مذہب ہونے کا ہے۔ جس میں ہر بات کا، ہر طبقے کی ہر ضرورت کا خیال رکھا گیا

ہے تاکہ معاشرہ بھی پُرامن رہے اور اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف بھی توجہ رہے اور اس کا حق بھی ادا ہوتا رہے۔

پس ایک (۔) کی پاک عملی حالتیں ہی ہیں جو اُسے (۔) صحیح نمونے دکھانے والا بناتی ہیں۔ اس تعلیم کا پرتو دکھاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے ورنہ صرف (۔) ہونے کا دعویٰ تو کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ پس جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے ایک حکم معاشرے کے کمزور اور غریب طبقے کی معاشی حالت کو بہتر کرنا ہے اور اس کے لئے (۔) میں زکوٰۃ دینے کا حکم ہے، صدقہ دینے کا حکم ہے، ایک دوسرے کو تحفے دینے کا حکم ہے۔ حدیث میں آتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک دوسرے کو تحفے دو اس سے محبت بڑھتی ہے۔

زکوٰۃ کی (۔) میں کتنی اہمیت ہے۔ اس کے لئے مختلف جگہوں پر قرآن کریم میں احکامات آتے ہیں۔ کیونکہ یہی چیز ہے جس سے اسلامی حکومت کے خرچ بھی پورے ہوتے ہیں اور غریبوں کی ضروریات کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر ذکر کیا ہے اور نماز کے قیام کے ساتھ کئی جگہوں پر اس کا ذکر فرمایا ہے۔ پس یہ بہت اہم چیز ہے اور جن پر یہ لاگو ہوتی ہے ان کو یہ ادا کرنی چاہئے اور اسی طرح جو صاحب حیثیت (۔) ہے اس کے لئے اپنے مال میں سے قریبیوں اور ضرورت مندوں کے لئے بھی خرچ کرنا انتہائی ضروری ہے بلکہ فرض ہے۔ غریبوں اور مسکینوں اور کمزور طبقے کا خیال رکھنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ یہ طبقہ ہی ہے جو ملکی معیشت کی بہتری کے لئے خدمت کر رہا ہوتا ہے۔ کارخانوں کے مزدور ہیں یا دوسری مختلف کاروباری جگہوں پر مزدور ہیں۔ بڑے زمینداروں کے لئے محنت کرنے کے لئے ان کی زمینوں پر مزدور ہیں۔ ہمارے ملکوں میں خاص طور پر زمینداروں میں اس پر بڑا زور دیا جاتا ہے۔ یورپی ممالک میں تو مشینری سے اکثر کام ہو جاتا ہے لیکن تیسری دنیا میں تو مزدوروں پر بہت انحصار ہوتا ہے۔ لیکن یہاں بھی جو صنعتی ممالک ہیں ان کی ترقی بھی مزدوروں کی ہی مرہون منت ہے۔ اگر اس طبقے کی محنت اور مدد شامل نہ ہو تو ملکی معیشت بھی ترقی نہیں کر سکتی۔ اس لئے اس غریب طبقے کو اس کا حق ادا کرنے کا حکم ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی غربت سے فائدہ اٹھا کر اس کا حق نہ مارو، اس کو کم نہ دو۔ اسی طرح ان کے حق میں ان کی دوسری ضروریات کا خیال رکھنا بھی شامل ہے۔ (۔) ہی وہ مذہب ہے جو معاشرے میں ہر طبقے کے حق کا خیال رکھتا ہے۔ اس کمزور طبقے کو بھی اس کا حق دلوانے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ نہ ہی کوئی دوسرا مذہب اور نہ ہی کوئی اور ازم اس کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اس لئے اب دیکھ لیں وہی اِزم جو غریبوں کے حقوق کے علمبردار بن کر اٹھے تھے آہستہ آہستہ ختم ہو گئے یا ختم ہوتے جا رہے ہیں اور دنیا کی بے سکونی کی کیفیت پھر بڑھ رہی ہے کیونکہ صرف پیسے سے سکون نہیں ملتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہے کہ میرے عابد بنو۔ جب دونوں فریق، ضرورت مند بھی اور ضرورت پوری کرنے والا بھی، اس حکم کی تعمیل کر رہے ہوں گے، جب صاحب حیثیت اس سوچ کے ساتھ اپنے کمزوروں کی مدد کریں گے کہ مَیں نے خدا کا پیار حاصل کرنا ہے، اس کی رضا حاصل کرنی ہے تو پھر ہی حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر توجہ پیدا ہوگی۔ یہ مدد کوئی احسان نہیں ہے بلکہ ان کا حق ہے اور اس طرح سے جو مدد ہو رہی ہوگی وہ غریب طبقے کو کمتر سمجھ کر نہیں ہو رہی ہوگی بلکہ اس کی عزت نفس کا خیال رکھتے ہوئے ہو رہی ہوگی۔ دینے والا خود لینے والے کا ممنون ہوگا کہ اس نے قبول کیا اور لینے والا دینے والے کا ممنون احسان ہوگا کہ اس نے اس کی ضروریات کا خیال رکھا اور یہ وہ صحیح معاشرہ ہوگا جو اسلامی نمونہ پیش کرتا ہوگا۔ جس میں ایک دوسرے کے لئے دعائیں اور سلامتی کے نظارے نظر آئیں گے۔ یاد رکھیں آج احمدی ہی ہے جو اس معاشرے کی صحیح تصویر پیش کر سکتا ہے جس نے حضرت مسیح موعود کے ساتھ یہ عہد باندھا ہے کہ مَیں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کروں گا، ان پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ ورنہ دنیا میں جو نفسا نفسی ہے اور جن ذاتی منفعتوں کی وجہ سے ترجیحات بدل رہی ہیں یا جن ترجیحات کی طرف دنیا چل پڑی ہے ان سے یا اُس سوچ سے اس معاشرے کے امن اور سلامتی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''سچے نیکوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ خدا کی رضا جوئی کے لئے اپنے قریبیوں کو اپنے مال سے مدد کرتے ہیں اور نیز اس مال میں سے یتیموں کا تعہد اور ان کی پرورش اور تعلیم وغیرہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں'' یعنی ان کو پالتے پوستے ہیں'' اور مسکینوں کو فقر و فاقہ سے بچاتے ہیں۔ اور مسافروں اور سوالیوں کی خدمت کرتے ہیں''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 357 مطبوعہ لندن)

تو یہ ہے ایک نمونہ جو مومنین کے معاشرے کا نظر آنا چاہئے۔

پھر دوسری آیت میں جو مَیں نے پڑھی تھی اس میں سے کچھ ذکر تو ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں انتہائی اہم معاشی مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے جو ہمیشہ سے معاشرے میں فساد کی جڑ رہا ہے اور آج بھی بظاہر بہتر معیشت کے لئے ایک اہم ستون سمجھا جاتا ہے لیکن حقیقت میں ہر شخص کو اور دنیا کے جو غریب ممالک ہیں ان کو ہمیشہ کے لئے قرضوں کے شکنجوں میں جکڑتا چلا جا رہا ہے لیکن غیر محسوس طریقے سے۔ اور وہ چیز جیسا کہ اس آیت کے ترجمہ میں بتایا تھا سُود ہے۔

خدا تعالیٰ نے سُود کی بڑی شدت سے مناہی کی ہے کیونکہ یہ غریب کو ہمیشہ کے لئے غربت کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے۔ اس آیت میں جس میں سود کا ذکر کیا گیا ہے اس سے پہلی آیت کے ساتھ موازنہ بھی مل جاتا ہے کہ سود تمہیں کیا دیتا ہے اور غریبوں کے حق کے طور پر ان کی زکوٰۃ اور صدقات اور تحفوں سے جو مدد کرتے ہو اس سے تمہیں کیا ملتا ہے۔ پہلی بات تو یاد رکھو کہ جو خرچ اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تم کرتے ہو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ یقینی طور پر اس میں تمہاری کامیابی ہے جس کے نظارے اس دنیا میں بھی دیکھو گے اور اگلے جہان میں بھی اور سب سے بڑی کامیابی تو یہی ہے کہ اللہ راضی ہو گیا۔ دوسری کامیابی، پُرامن اور سلامتی سے پُر معاشرے کا قیام ہوگا۔ پھر مرنے کے بعد اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی وجہ سے دائمی جنتوں کے وارث بنو گے جہاں تمہیں ہمیشہ سلام اور سلام کے تحفے ملیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے جو سود کے کاروبار میں ملوث ہوں وہ کیا حاصل کرتے ہیں۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کے خلاف اللہ تعالیٰ اعلان جنگ کرتا ہے اور جن کے خلاف اللہ تعالیٰ اعلان جنگ کردے ان کا نہ اس دنیا میں کوئی ٹھکانہ ہے اور آخرت میں جو ان کی سزا ہے وہ تو ہے ہی۔

پھر سود کی وجہ سے معاشرے کا امن کس طرح برباد ہو رہا ہے۔ جو غریب ہے وہ غربت کی چکی میں پستا چلا جاتا ہے۔ پینے والا اس سود کے پیسے سے اپنی تجوریاں بھر رہا ہوتا ہے۔ اور بظاہر بے تحاشا پیسہ کمانے والا جو شخص ہے وہ اپنے خزانے بھر رہا ہوتا ہے، لیکن دل کا چین اور سکون ان میں نہیں ہوتا۔ کئی لوگ ہیں جو لکھتے ہیں اور کہتے ہیں بلکہ پاکستان میں مَیں نے دیکھے بھی ہیں کہ پیسوں کے باوجود راتوں کی نیندیں اڑ جاتی ہیں۔ تو یہ عموماً سود ہی ہے جس نے ایک ملک کے معاشرے میں ملکی سطح پر بھی انفرادی سطح پر بھی پیسے کو ایک خاص طبقے کے گرد منتقل کر دیا ہے، ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اور عموماً امیر ملکوں میں بھی جہاں بظاہر اچھے حالات ہیں، اسی سود کی وجہ سے تقریباً ہر شخص یا اکثریت قرض کی دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں۔ اس کو محسوس نہیں کرتے اور اپنی زندگی میں اس سے باہر نہیں نکل سکتے۔

گزشتہ دنوں میں یہاں ایک پروگرام تھا، یونیورسٹی میں ایک فنکشن تھا۔ یہ بات مَیں نے وہاں کی اور بتایا کہ یہ بھی ایک طرح کی غلامی ہے تو یونیورسٹی کے چانسلر سمیت بہت سے لوگوں نے اس کی تائید کی اور ان لوگوں کا اس تائید کے بغیر گزارا نہیں ہے۔ یہ خدا کا کلام ہے جو سچائی سے پُر ہے اور اس کے احکامات پر عمل کئے بغیر دنیا کی نجات ہو ہی نہیں سکتی اور جس طرح مَیں نے کہا سود غلامی کی ایک قسم ہے اور غلامی میں کبھی محبتیں نہیں پنپ سکتیں۔ ہمیشہ نفرتیں اٹھیں گی اور امن برباد ہوگا۔ پھر ہمارے غریب ملک ہیں کہ جہاں سود پر قرضے لیتے ہیں عموماً سندھ وغیرہ میں تو ہندو اس کاروبار میں ہمیشہ زیادہ ہے لیکن بعض (۔) بھی یہ کام کرتے ہیں اور مخصوص

لوگ ہیں جو یہ کام کرتے ہیں اور یہ جو سود پر قرضے ہیں یہ تمام عمر اس قرض لینے والے کو بلکہ ان کی نسلوں کو بھی کبھی سر اٹھانے نہیں دیتے۔

ایک امریکن اکانومسٹ ہے اس نے ہندوپاکستان کی ریسرچ پہ لکھا تھا کہ یہ لوگ ایسے ہیں جو بظاہر زمیندار بھی ہیں، جائیدادوں والے بھی ہیں لیکن ان کا حال یہ ہے کہ پیدا ہوتے ہیں قرض لے کر اور زندگی گزارتے ہیں قرض لے کر اور اس دنیا سے جب جاتے ہیں تب بھی قرض ہوتا ہے جو آگے اولادوں کو ٹرانسفر ہو جاتا ہے۔ تو یہ سود ہی ہے جو ان کو اس مشکل میں گرفتار کئے ہوئے ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عمل کرنے والے ہوں تو بجائے یہ کہ نسلیں تک قرض کی زنجیروں میں جکڑیں اور پروان چڑھیں اور پھر آگے اگلی نسلوں کو ٹرانسفر کریں، بے چینی اور بے چارگی سے زندگی گزاریں وہ اس سے بچ سکتے ہیں۔ اور جب لوگوں کی یہ حالت ہوتی ہے، قرضوں میں جکڑے ہوتے ہیں تو پھر یہ کبھی نیک جذبات دوسروں کے لئے پیدا کرنے والے نہیں ہو سکتے خاص طور پر ان لوگوں کے لئے جن کے یہ مقروض ہوتے ہیں۔

پھر غریب ملکوں میں جن میں بہت سے مسلمان ممالک شامل ہیں............ لیکن ان کی بھی سودی نظام سے جان نہیں چھوٹ سکی۔ سود کا جو بھی نام رکھ لیں۔ بعض جگہ انہوں نے کچھ تبدیلیاں کی ہیں لیکن عملی صورت سود دینے کی ہی ہے۔ یہاں بھی امیر طبقہ جب بینکوں سے قرض لیتا ہے تو ادائیگی نہیں کرتا اور کچھ عرصے کے بعد وہ بڑی بڑی رقمیں معاف ہو جاتی ہیں۔ لیکن غریب طبقہ جو ہے وہ پستا چلا جاتا ہے، ساری سختیاں اسی پر ہو رہی ہوتی ہیں اور یہ باتیں پھر غریبوں میں بے چینی پیدا کرتی ہیں اور کسی طبقے کی بے چینی سے معاشرے میں سلامتی اور امن نہیں رہ سکتا۔ تو جیسا کہ میں نے شروع میں ذکر کیا تھا کہ پاکستان میں مہنگائی اس قدر ہے کہ غریب حقیقت میں پریشان ہے اور وہاں جو حالات ہیں اس وجہ سے امیر اور غریب کے فاصلے بڑھ رہے ہیں۔ جب یہ فاصلے بڑھتے ہیں تو پھر امن اور سلامتی کی ضمانت اس معاشرے میں نہیں دی جا سکتی۔ پس جہاں پاکستان کے احمدی اپنے ملک کے لئے دعا کریں وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ جو پاکستان سے باہر دنیا کے مختلف ممالک میں آباد ہیں کہ پاکستان کی سلامتی کے لئے دعا کریں کیونکہ آجکل پاکستان بھی ایک بڑے خوفناک دور سے گزر رہا ہے جس میں بہت سے عوامل ہیں لیکن ایک بڑی وجہ خود غرضی کا حد سے زیادہ بڑھ جانا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک پر رحم کرے اور دنیا کے ہر اس ملک پر رحم کرے جو اپنوں کے ہاتھوں بھی اور غیروں کے ہاتھوں سے بھی ظلم کی چکی میں پس رہا ہے۔ دنیا کے امیر ممالک نے غریب ملکوں کو مدد کے نام پر ایسے سودی قرضوں میں جکڑا ہوا ہے جس سے نکلنا اب ان کے لئے ممکن نہیں رہا اور یہ صورت بھی ایک غلامی کی صورت بن چکی ہے۔ ایسی غلامیوں میں ردّعمل بھی ہوتے ہیں اور جب ردّعمل ہوں تو پھر نہ صرف اس ملک کا امن اور سکون برباد ہوتا ہے بلکہ دنیا سے بھی سلامتی اٹھ جاتی ہے اور قوموں کے خلاف نفرتیں جنم لیتی ہیں اور اس خوفناک نتیجے کی جو منطقی نتیجہ ہے، جو نکلنا تھا، اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی خبر دے دی ہے۔ ہم (۔) کو ہوشیار کر دیا ہے کہ اللہ کے نزدیک سودی روپیہ نہیں بڑھتا۔ جس کو تم بظاہر بڑھا ہوا سمجھتے ہو وہ اللہ کی پھٹکار کی وجہ سے، لعنت کی وجہ سے، بے برکت ہو جاتا ہے۔ پس خاص طور پر (۔) کو اور (۔) حکومتوں کو بھی اگر اپنے آپ کو ان فسادوں سے باہر نکالنا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کر کے ہی نکالا جا سکتا ہے۔ انصاف کے تقاضوں پر چل کر ہی نکالا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کر کے ہی نکالا جا سکتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جو برائیاں معاشرے میں قائم ہو چکی ہیں۔ جن چیزوں کو بعض لوگ شیرِ مادر سمجھ کر ہضم کرنے لگ گئے ہیں، ادائیگی حقوق سے غافل ہو چکے ہیں.......

ضرورتمندوں کا خیال، زکوٰۃ کی ادائیگی اور سُود کی مناہی کی جو آیات میں نے بیان کی ہیں ان آیتوں میں ایک آیت یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔) (الروم:42) کہ لوگوں نے جو اپنے ہاتھوں سے بدیاں کمائیں ان کے نتیجے میں فساد خشکی پر بھی غالب آ گیا اور تری پر بھی تا کہ وہ انہیں بعض اعمال کا مزہ چکھائے تا کہ شاید وہ رجوع کریں۔

پس یہ فساد جو اس زمانے میں ہمیں پھیلا ہوا نظر آتا ہے یہ ان بدیوں کی وجہ سے ہے جس میں آج کا معاشرہ ملوث ہے۔ یہ اس حکم کی عدم ادائیگی کی وجہ سے ہے یا ان احکامات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے ہے جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔............

حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں کہ ''اس وقت لوگ روحانی پانی کو چاہتے ہیں۔ زمین بالکل مرچکی ہے۔ یہ زمانہ ظَھَرَ الْفَسَادُ............ کا ہو گیا ہے۔ جنگل اور سمندر بگڑ چکے ہیں۔......انسانوں کے ہر طبقے میں فساد واقع ہو گیا ہے۔ جس پہلو اور جس رنگ میں دیکھو دنیا کی حالت بدل گئی ہے۔ روحانیت باقی نہیں رہی......اخلاق اور عملی کمزوریوں میں ہر چھوٹا بڑا مبتلا ہے۔ خدا پرستی اور خدا شناسی کا نام ونشان مٹا ہوا نظر آتا ہے۔ اس لئے اس وقت ضرورت ہے کہ آسمانی پانی اور نورِ نبوت کا نزول ہو اور مستعد دلوں کو روشنی بخشے۔ خدا تعالیٰ کا شکر کرو اس نے اپنے فضل سے اس وقت اس نور کو نازل کیا ہے۔ مگر تھوڑے ہیں جو اس نور سے فائدہ اٹھاتے ہیں''۔

(الحکم جلد 7 مورخہ 31/ مارچ 1903ء صفحہ 2)

پس احمدی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس نور سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشی ہے۔ پس اس نور کو اپنے قول سے اور اپنے عمل سے پھیلانے کی کوشش کریں تا کہ دنیا کو بھی ان آفات سے محفوظ کر سکیں جن کی طرف دنیا جا رہی ہے اور جن کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ دنیا کا بہت بڑا حصہ تباہی کی لپیٹ میں آ جائے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

مجلس عرفان کی ایک جھلک

تلاشِ منزل میں پھر رہا تھا کہ یار کی کون سی گلی ہے
ہجومِ عشاق دیکھتے ہی کہا یہ دل نے کہ بس یہی ہے

سبھی کو دیکھا یہی لگن ہے کہ بزمِ جاناں میں ہو رسائی
بشوقِ دیدِ جمالِ آتش ہر ایک دل میں لگی ہوئی ہے

فقیر نے جب یہ حال دیکھا تو اس نے راہ لی اسی مکاں کی
جہاں ہر اک شام تشنہ کاموں کی دور کی جاتی تشنگی ہے

خوشا کہ میرے نصیب میں بھی ہوئی وہ رحمت مآب مجلس
ہر ایک زائر تھا معترف کہ یہاں حقائق کی روشنی ہے

ہزار چاہا کہ کچھ تو بولوں کہ عام اذنِ سوال تھا واں
نہ ہو سکی مجھ سے لب کشائی کہ خامشی رسمِ عاشقی ہے

نوٹ: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے زمانے میں اسلام آباد میں قیام کے دوران یہ اشعار کہے گئے

چوہدری شبیر احمد

ہدایات برائے موصیان وورثاء موصیان

☆ موصی/موصیہ کی وفات کی صورت میں فوراً دفتر وصیت کو اطلاع دی جائے۔ موصی/موصیہ کا نام ولدیت/زوجیت اور وصیت نمبر سے ضرور مطلع فرمائیں۔ نیز یہ کہ موصی کی وفات کتنے بجے ہوئی اور وفات کا سبب کیا تھا؟

☆ موصی/موصیہ کی میت کو لے کر ربوہ کب پہنچیں گے اور کتنے احباب وخواتین ہمراہ ہوں گے۔؟

☆ اگر فیکس کی سہولت موجود ہو تو محترم صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ موصی کی آمد کا حساب اور جائیداد کی تفصیل اور حصہ جائیداد کی ادائیگی سے متعلق رپورٹ دفتر وصیت ربوہ کو فیکس کر دی جائے تا کہ جنازہ پہنچنے سے قبل دفتری کارروائی مکمل ہو سکے۔ دفتر وصیت کیلئے فیکس نمبر 047-6212398 (نظارت علیاء) استعمال کریں۔

☆ اگر ورثاء میں سے ایک فرد جنازہ سے پہلے دفتر وصیت پہنچ جائے تو تدفین کی اجازت کی بروقت کارروائی حاصل کر کے تاخیر کی زحمت سے بچا جا سکے گا۔

☆ دفتر وصیت کے فون نمبر حسب ذیل ہیں۔

دفتر وصیت 047-6212969 بہشتی مقبرہ 047-6212976 موبائل نمبر: 0302-7689205

دارالضیافت کے فون نمبر بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ 047-6213938/047-6212479

☆ جو وفات حادثہ سے ہو یا پولیس کارروائی کا امکان ہو تو ایسی میت کو عارضی طور پر امانتاً عام قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

☆ ایسا موصی/موصیہ جس کی وصیت ابھی منظوری کے مراحل میں ہے اگر فوت ہو جائے تو اس کی نعش دفتر وصیت سے رابطہ اور مشورہ کرنے کے بعد ہی ربوہ لائی جائے۔

تابوت کا سائز: چوڑائی 1.5 فٹ اونچائی 1.25 فٹ اور لمبائی 6.5 فٹ مقرر ہے۔

احتیاط: اگر تابوت کا ڈھکنا قبضے والا ہو یا دو ٹکڑوں میں ہو تو میت کو ریت اور مٹی سے محفوظ رکھنے کیلئے پلاسٹک شیٹ ہمراہ لائیں۔

☆ دور دراز سے آنے والی میت کا امکان ہوتا ہے کہ موسم کی شدت کی وجہ سے خراب ہو جائے ایسی صورت میں موصی کی آمد و جائیداد اور مزید ترکہ کی بابت رپورٹ مقامی صدر/سیکرٹری صاحب مال کی تصدیق کے ساتھ ضرور فیکس کر دی جائے تا کہ میت کے پہنچنے سے پہلے موصی کے حساب کو مکمل کر کے بلا تاخیر تدفین ہو سکے۔

☆ بعض لواحقین موصیان کی عمر کے بارہ میں اصرار کرتے ہیں کہ ہمارے علم کے مطابق اتنی عمر ہے۔ دفتر وصیت موصی کے وصیت فارم کے مطابق عمر نوٹ کرتا ہے اگر عمر میں غیر معمولی کمی بیشی ہو تو برتھ سرٹیفکیٹ یا شناختی کارڈ کی کاپی دفتر کو فراہم کی جانی لازمی ہے ورنہ دفتری ریکارڈ میں عمر تبدیل نہیں ہوتی۔

☆ بعض احباب موصی/موصیہ کا ڈیتھ سرٹیفکیٹ طلب کرتے ہیں، ڈیتھ سرٹیفکیٹ تو ہسپتال یا ٹاؤن کمیٹی سے بنتا ہے دفتر وصیت صرف تصدیق دیتا ہے لیکن اس کیلئے بھی ضروری ہے کہ موصی کے ورثاء میں سے کسی کی درخواست ہو جو صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آئے۔

☆ امانتاً تدفین کے وقت کوشش کی جائے کہ تابوت لکڑی کا ہو (چپ بورڈ وغیرہ کا نہ ہو) تا کہ چھ ماہ بعد جب تابوت نکالا جائے تو بہتر حالت میں ہو اگر مجبوراً چپ بورڈ کا ہو تو تابوت کو پلاسٹک شیٹ میں لپیٹ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا مددگار ہو۔

نوٹ: ان ہدایات سے عہدیداران وصدران احباب جماعت کو بھی مطلع فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ملازمت کے مواقع

۞ پاکستان ایگری کلچرل ریسرچ کونسل کو پرنسپل سائنٹیفک آفیسر، سینئر سائنٹیفک آفیسر، سائنٹیفک آفیسر، نیٹ ورک اینڈ ڈیٹا سپیشلسٹ، ایڈمن فنانس/ٹیکنیکل اسسٹنٹ، ڈیٹا انٹری اسسٹنٹ، لیب ٹیکنیشن آفس اسسٹنٹ، ڈرائیور اور آفس اٹینڈنٹ درکار ہیں۔ درخواستیں 31 جولائی 2007ء تک بنام Farid A. Nayyer ڈائریکٹر ہیومن ریسورسز پاکستان ایگری کلچرل ریسرچ کونسل 20 اتاترک ایونیو سیکٹر G5/1 اسلام آباد بھجوائی جا سکتی ہیں۔

۞ گورنمنٹ آف پاکستان زوالوجیکل ڈیپارٹمنٹ کو سٹینو ٹائپسٹ، ریسرچ اسسٹنٹ، ایل، ڈی کلرک، سینئر فیلڈ مین، ڈرائیور، کلیز کلیکشن ٹینڈر، نائٹ واچ مین، نائب قاصد اور چوکیدار درکار ہیں۔ درخواستیں 31 جولائی 2007ء تک بنام ڈائریکٹر زوآلوجیکل سروے ڈیپارٹمنٹ کیانی روڈ بارہ کہو اسلام آباد بھجوائی جا سکتی ہیں۔

نوٹ:- دونوں اشتہارات کی تفصیل 17 جولائی 2007ء کے اخبار ڈان میں ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

حضرت شیخ نیاز محمد صاحب
رفیق حضرت مسیح موعود
ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس

ولادت 1886ء بمقام ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ

بیعت وزیارت: 1907ء

وفات 24 جولائی 1953ء بمقام ربوہ

حضرت شیخ صاحب مرحوم میاں محمد بخش صاحب انسپکٹر پولیس بٹالہ کے فرزند تھے جنہوں نے 8 اپریل 1897ء کو قتل لیکھرام کا سراغ لگانے کے لئے مسٹر لیمار چند سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور وغیرہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے "الدار" کا محاصرہ کیا اور خانہ تلاشی لی۔ شیخ نیاز محمد کی خودنوشت روایات میں ہے کہ:

"مجھے یاد پڑتا ہے اور میری والدہ صاحبہ نے بھی اس کی تصدیق کی ہے کہ والد صاحب نے ذکر کیا تھا کہ لیکھرام کے قتل پر جب حضرت اقدس کے مکان کی تلاشی لی گئی تو والد صاحب نے کسی زیادتی پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ تو اس طرح مخالفت کرتے ہیں مگر آپ کی اولاد میرے حلقہ بگوشوں میں داخل ہو جائے گی۔ والد صاحب نے فرمایا کہ میں سن کر چپ ہو گیا کیونکہ ان کو یہ شروع سے ہی یقین تھا کہ حضرت صاحب نہایت بزرگ اور عابد انسان ہیں"۔

شیخ نیاز محمد صاحب کے بیان کے مطابق 1901ء کے آخر میں ان کے والد صاحب کو ہاتھ میں کاربنکل کا پھوڑا نکلا جو مہلک ثابت ہوا۔ بیماری کے ایام میں انہوں نے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ وہ تندرست ہونے کے بعد حضرت اقدس کی بیعت میں داخل ہو جائیں گے مگر زندگی نے وفا نہ کی اور وہ 3 مارچ 1902ء کو فوت ہو گئے۔ ان کی وفات کے بعد شیخ نیاز محمد صاحب بٹالہ سے اپنی زمین واقع تحصیل حافظ آباد میں چلے آئے جہاں اس وقت بندوبست ہو رہا تھا۔ چند سال بعد خدا کے مسیح کے مبارک ہونٹوں سے نکلی ہوئی بات پوری ہوگئی اور شیخ نیاز محمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔

حضرت شیخ صاحب 1941ء میں ملازمت سے ریٹائر ہو کر قادیان آ گئے جہاں کچھ عرصہ تک افسر حفاظت بھی رہے۔ 1947ء میں ہجرت کر کے اپنے وطن گوجرانوالہ میں رہائش پذیر ہو گئے۔ وفات سے قریباً دو ماہ قبل حضرت مصلح موعود کے ایماء پر ربوہ تشریف لے آئے۔

جناب شیخ صاحب اپنی ملازمت کے دوران احمدی دوستوں سے نہایت رواداری اور شفقت سے پیش آتے رہے اور مہمان نوازی کا عمدہ نمونہ پیش کرتے رہے۔ نہایت نیک دل اور راستباز انسان تھے۔ شدھی کی تحریک کے انسداد میں آگرہ کے علاقہ میں نہایت مفید کام کیا۔ تحریک جدید کے پانچ ہزاری چندہ دہندگان میں سے تھے۔ انتظامی قابلیت بھی بہت رکھتے تھے۔ نہایت زیرک اور معاملہ فہم انسان تھے۔ مدت تک سٹار ہوزری قادیان کے ڈائریکٹر رہے۔ خاندان حضرت مہدی معہود سے بہت محبت رکھتے تھے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کا بہت خیال تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد 17 ص 173)

اپرنٹس نرسز کی آسامیاں

۞ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسنگ کی تربیت کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے احمدی طلباء وطالبات جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مورخہ 3۔ اگست 2007ء تک ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال کے نام ارسال کریں۔ درخواستیں صدر صاحب محلّہ یا امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔ کم از کم تعلیم ایف اے/ایف ایس سی ہو۔ اور عمر زیادہ سے زیادہ 20 سال ہو۔ ان شرائط پر پورا اترنے والے طلباء اور طالبات کا انگریزی ٹیسٹ ہوگا۔ کامیابی کی صورت میں زبانی انٹرویو ہوگا۔ نرسنگ کورس تین سال پر محیط ہوگا اور کورس کے دوران وظیفہ ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

درخواست دعا

۞ مکرم منیر احمد صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ حرمت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سراج دین صاحب مرحوم دو ہفتہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ احباب جماعت سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست ہے۔

۞ مکرم محمد شعیب طاہر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ فرحت نسیم صاحبہ اہلیہ محترم محمد ابراہیم صاحب سارچری مرحوم بلڈ پریشر کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ سر ن رہتا ہے احباب جماعت سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

فون شوروم 0432-594674

الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

آسان تشخیص، موثر علاج کیلئے ہومیو پیتھک ادویات کا کتابچہ

صحت اور علاج مفت حاصل کریں۔ ہومیو پیتھک ادویات کی خریداری نیز تمام امراض کے موثر علاج کیلئے با اعتماد نام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

ربوہ پوسٹ کوڈ 35460 فیکس: 047-6212217

① ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ربوہ

فون: 047-6211399,6005666

② راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: 047-6212399,6005622

خبریں

ہماری فوج بہتر کارروائی کر سکتی ہے

وائٹ ہاؤس کی ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اگر القاعدہ کو پاکستان میں اپنے ٹھکانوں سے دہشت گردی کے حملوں سے روکنے کیلئے ضروری ہوا تو امریکہ فوجی کارروائی پر غور کرے گا۔ وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے کہا ہے کہ پاکستان کی مسلح افواج القاعدہ اور طالبان کے خلاف کسی بھی دوسری فوج کی نسبت زیادہ بہتر کارروائی کر سکتی ہیں انہوں نے کہا کہ امریکی عوام کو تسلیم کرنا چاہئے کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں فرنٹ لائن پر ہے کسی کو بھی دہشت گردی کے متعلق پاکستان کے عزائم کے بارے میں شک نہیں کرنا چاہئے۔

شمالی وزیرستان میں جھڑپ اور دھماکے

شمالی وزیرستان میں سیکیورٹی فورسز کی کارروائی میں 6 جنگجو ہلاک ہوگئے، بارودی سرنگ کے دھماکوں میں 11 سیکیورٹی اہلکار زخمی ہوگئے۔ جبکہ مقامی طالبان نے جرگے سے مطالبہ کیا ہے کہ امن معاہدے کی بحالی کیلئے سیکیورٹی فورسز کی چیک پوسٹیں ختم کی جائیں۔

اٹارنی جنرل اور سیکرٹری قانون کو فارغ کرنے کا فیصلہ

چیف جسٹس افتخار محمد چودھری کیس میں غلط مشورے دینے پر اٹارنی جنرل مخدوم علی خان اور سیکرٹری قانون منصور احمد کو فارغ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جبکہ وزیر قانون وصی ظفر کو بھی فارغ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے تاہم اس حوالے سے ابھی کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ ایک نجی ٹی وی چینل کے مطابق اٹارنی جنرل اور سیکرٹری قانون کو ہٹانے کا فیصلہ وفاقی وزراء کے مطالبے پر کیا گیا ہے جبکہ بعض وفاقی وزراء نے وزیر قانون وصی ظفر کو بھی فارغ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

مشرف سے ڈیل نقصان دہ ہوگی

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر مشرف کا ساتھ دیا تو ہماری مقبولیت کم اور ووٹ ضائع ہو جائیں گے اور یہ ڈیل پارٹی کیلئے نقصان دہ ہوگی ان کے ساتھ ڈیل صرف اسی وقت ہو سکتی ہے جب وہ شفاف اور بروقت الیکشن کی ضمانت دیں۔ انہوں نے کہا کہ مشرف اقتدار میں رہنے کا جواز کھو چکے ہیں۔

امریکہ بھارت کو جدید ایف 35 لڑاکا طیارے بیچے گا

امریکہ نے بھارت کو جدید ترین لڑاکا طیارے ایف 35 اور ہائی ٹیکنالوجی ہتھیار کی فراہمی کی پیشکش کی ہے۔ ایف 35 لڑاکا طیارے بھارت کی مستقبل کی ضروریات سے بڑھ کر سودمند ثابت ہو سکتے ہیں اور 126 ملٹی رول لڑاکا طیاروں کی کمی کو پورا کر سکتے ہیں جنہیں خریدنے کیلئے بھارتی حکومت کوششیں کر رہی ہے۔

ملک بھر میں بارشوں سے 7۔افراد ہلاک

اور درجنوں افراد زخمی ہوگئے۔ ربوہ میں بارش سے موسم خوشگوار ہوگیا مون سون کی بارشوں کے باعث راول ڈیم میں پانی کی سطح خطرناک حد تک بلند ہوگئی۔ راولپنڈی میں بارش کے باعث مکان کی چھت گرنے سے تین کمسن بچے جاں بحق، قصور میں چھت گرنے سے ایک ہی خاندان کے 3 افراد ہلاک اور قلعہ سیف اللہ میں بارش کے باعث کرنٹ لگنے سے ایک شخص ہلاک ہوگیا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 24 جولائی

طلوع فجر	3:41
طلوع آفتاب	5:16
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:13

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم چنیوٹ فون 049-4423173 ربوہ 047-6214510

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: محمود احمد ملک
موبائل: 0301-7963055
دفتر: 6215751 رہائش 047-6214228

جبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/60 روپے
بڑی ڈبی -/240 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 Fax:213966

صدیق اینڈ سنز
اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئٹر ہوز پائپ بنانے والے۔
علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔
اعتماد کا نام
سینگی آٹو ربڑ پارٹس
مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: نصیر الدین ہمایوں
0321-4454434
فون نمبرز: 042-7963207-7963531

پلاٹ برائے فروخت
حلقہ نصیر آباد عزیز میں نہایت برموقعہ (کارنر کا)
پلاٹ برائے فروخت ہے رابطہ فرمائیں۔
PH:0333-6706649-047-6215882

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

Sarmad
SJ
Jewellers
different.like you...
Rizwan Aslan
0321-9463065
www.sarmadjewellers.com
Main Branch shop#4,Umer Market,Zaildar Road,Ichra,Lahore.
Ichra Branch Shop#231, Madina Bazar,Ichra Lahore
Tel:+92-42-7595943
contact@sarmadjewellers.com
Tel:+92-42-7523145
Fax:+92-42-7567952

TREND SETTERS GARMENTS
ایکسپورٹر حضرات استفادہ کریں
سمر پیکج
جینز پینٹ -/250 روپے ٹی شرٹ -/150 روپے
جینٹس گارمنٹس ہول سیل اینڈ ریٹیلر
14/11 خالد سنٹر کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
0300-8100066
042-5422878-5417943

لاہور، کراچی، ڈیفنس لاہور اور گوادر میں
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
Real Estate Consultants
فون: 0425301549-50-042-8490083
042-5418406-7448406
موبائل: 0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی

مکمل ڈش بمعہ ریسیور بارعایت
جلسہ سالانہ برطانیہ 2007ء کے موقع پر مکمل ڈش بمعہ کور یا ریسیور بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
نیز سیکیورٹی کیمرہ اور UPS بارعایت خریدیں۔
نواز سیٹلائٹ
3۔ہال روڈ لاہور
Office:042-7351722
Mob:0300-9419235
طالب دعا: شوکت ریاض قریشی

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

ضرورت ڈسٹری بیوٹرز
خواہشمند حضرات فوری رابطہ کریں
ہمیں اپنی کمپنی کیلئے مختلف شہروں خاص طور پر ربوہ میں ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں۔
سلویٰ فوڈ انڈسٹری
جوہر ٹاؤن لاہور
طالب دعا: چوہدری انور علی
فون: 042-5178774
موبائل: 0300-8805870

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

سپر دھماکہ آفر
اب صرف =/4200 روپے میں مکمل ڈش لگوائیں Neosat ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ
سپلٹ اے سی صرف =/13900-75۔ ٹن سپلٹ اے سی کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
اس کے علاوہ: فریج، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، روم کولر، گیزر، مائیکرو ویو اوون اور دیگر الیکٹرونکس کی اشیاء بازار سے بارعایت حاصل کریں۔
نیز اپنے کوکنگ رینج، واشنگ مشین، اے سی اور مائیکرو ویو اوون کی سروس اپنے گھر پر کروائیں
FAKHAR ELECTRONICS فخر الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,9403614

CPL-29FD

خوشخبری
عثمان الیکٹرونکس
سپلٹ اے سی کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
Dawlance, Haier, Sabro, LG Mitsubishi,Orient&Super Asia
اب مکمل ڈش Neoset ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ =/4500 میں لگوائیں
اس کے علاوہ: فریج فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، گیزر مائیکرو ویو اوون اور دیگر الیکٹرونکس دستیاب ہیں۔
سونی ٹی وی پر اسپیشل ڈسکاؤنٹ محدود مدت کیلئے
طالب دعا: انعام اللہ
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
7231680
7231681
7223204